سوال

(868)خالہ زاد بہن سے شادی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دو بہنیں ہیں، ایک کے ہاں صرف ایک لڑکا اور دوسری کے ہاں چار بچے ہیں۔ ان میں سب سے چھوٹی لڑکی ہے۔ پہلی کے لڑنے نے دوسری کے پہلے تینوں بچوں کے ساتھ، علاو چوتھی لڑکی کے، دودھ پیا ہے۔ کیا پہلی کا لڑکا دوسری کی اس لڑکی کے ساتھ شادی کر سکتا ہے جس کے ساتھ اس نے دودھ نہیں پیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب پہلی کے لڑکے نے دوسری بہن یعنی اپنی خالہ کے دودھ پانچ یا اس سے زیادہ بار پی لیا ہے، ایک مجلس میں ہو یا کئی مجلسوں میں، خواہ پہلے بچے کے ساتھ پیا ہو یا دوسرے اور تیسرے کے ساتھ یا تینوں ہی کے ساتھ، تو اس طرح یہ لڑکا دوسری بہن کا رضاعی بیٹا بن گیا ہے، اور اب یہ اس کی ساری اولاد کا رضاعی بھائی ہے، خواہ وہ اس سے پہلے کے ہوں یا بعد کے، لہذا یہ لڑکا اس لڑکی کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا ہے، کیونکہ اس کا رضاعی بھائی ہے اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَأُمَّهـٰتُكُمُ الّـٰتى أَرضَعنَكُم وَأَخَو‌ٰتُكُم مِنَ الرَّضـٰعَةِ ... سورة النساء ٢٣

"یعنی تم پر حرام ہیں۔۔ تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری رضاعی بہنیں بھی۔"

اور آپ علیہ السلام کا فرمان ہے:

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضاعِ ما يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

''رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔'' (صحیح بخاری، کتاب الشھادات، باب الشھادة علی الانساب والرضاع، حدیث: 2502 وصحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب تحریم الرضاعة من ماء الفحل، حدیث: 1445 سنن النسائی، کتاب النکاح، باب مایحرم من الرضاع، حدیث: 3301 وسنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب یحرم من الرضاع مایحرم من النسب، حدیث: 1937۔)

اس حدیث کے صحیح ہونے پر ائمہ کا اتفاق ہے۔ اگر رضاعت پانچ بار (پانچ چوسنیوں) سے کم ہو تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ ایسے ہی اگر بچہ دو سال سے بڑا ہو تو بھی اس

رضاعت سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَالوٰلِدٰتُ يُرضِعنَ أَولـٰدَهُنَّ حَولَينِ كامِلَينِ لِمَن أَرادَ أَن يُتِمَّ الرَّضاعَةَ ۲۳۳ ... سورة البقرة

''جو چاہتا ہو کہ اس کا بچہ پورا دودھ پیے تو مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔''

لارضاع الا ما فتق الامعاء وكان قبل الفطام

''رضاعت وہی معتبر ہے جو آنتوں کو بڑھائے اور دودھ چھڑانے کی مدت سے پہلے ہو۔'' (سنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء ان الرضاعة لاتحرم الافی الصغر دون الحولین، حدیث: 1152 ومصنف ابن ابی شیبۃ: 550/3، حدیث: 17057۔)

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے، فرماتی ہیں کہ ''قرآن کریم میں ابتداء میں دس معلوم رضعات (چوسنیوں) کا حکم نازل ہوا تھا، جن سے حرمت ثابت ہوتی تھی۔ پھر انہیں منسوخ کر کے پانچ رضعات (چوسنیوں) کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو معاملہ اسی پر تھا۔ (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب التحریم بخمس رضعات، حدیث: 1452 وسنن الترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء لا تحرم المصۃ ولا المصتان، حدیث: 1150۔ سنن النسائی، کتاب النکاح، باب القدر الذی یحرم الرضاعۃ، حدیث: 3307۔)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 608

محدث فتویٰ